دار لیار و التقیا مقام چراغ طریقت و اقتباس انوار حقیقت بعد اقامات حقوق خدای تعالی
و اقامات حقوق رسول خدا صلعم کے حقوق پیر و مرشد کے تمامی حقوق ارباب حقوق پر فائق
ہین بلکہ حقوق مرشد کے والدین و اولاد کے حقوق کی نسبت کہین برہکے ہین کہ حقوق
مرشد کے حقوق والدین سے بھی استحقاقاً مضاعفۃ بالا و زیادہ ہین کما قال نور حق المرقام
و الکلام فحق المرشد اعظم من حق الوالدین فان الوالد سبب لوجود الحیاۃ الفانیۃ والمرشد سبب الحیاۃ
الباقیۃ فانما المرشد هو سبب لعرفان العاقبۃ ومعاملات الآخرۃ هو المنیل للحیاۃ الاخرویۃ الدائمۃ
و در حقیقت مرشد حقیقی مثل حضرت رسول مقبول صلعم ہین ہر چند کہ ولادت ظاہری والدین سے ہے
لیکن ولادت معنوی متعلق مرشد سے ہے و لادت ظاہری کے لیئے زندگی چندروزہ ہے
اور ولادت معنوی کے واسطے ہمیشہ کی زندگی ہے کہ پیر و مرشد اپنے قلب و روح سے مرید کی نجاسات باطن کو
صاف کرتا ہے اور آلائش دردنی کو پاک کرتا ہے مرشد کے وسیلہ سے مرید لوگ خدا تک پہونچتے ہین
کہ تمامی سعادات دنیویہ و اخرویہ سے بڑھ کے ہے مرشد کے وسیلہ سے نفس امارہ جو بالذات
خبیثہ ہے مزکی و مطہر ہوتا ہے اور امارگی سے مرتبہ اطمینان پہ پہنچتا ہے اور کفر جلی سے اسلام
حقیقی مین آتا ہے پس مرید کو مرشد کی خوشنودی و رضامندی مین سعادت اپنی جاننا چاہیئے
اور پیر کی ناخوشی و ناراضی مین شقاوت اپنی سمجھنا چاہیئے نعوذ باللہ من ذالک یعنی خوشی
و نیکبختی مرید کے واسطے پیروی مین مرشد کی ہے جب تک مرید اپنے تئین مرشد کے مرضی مین گم نہین
کرتا ہے خدای تعالے کی مرضی مین نہین پہونچتا ہے آفت کونین مرید کے لئے مرشد کی رنجش
و آزار مین ہے جو کوئی لغزش بعد مرید ہونیکے مرید کے واسطے ہوتی ہے تدارک اوسکا ممکن ہے لیکن
مرشد کی رنجش و آزار کا تدارک کسی چیز سے نہین ہو سکتا آزار و رنجش پیر کا مرید کے لیئے
شقاوت کی جڑ ہے العیاذ باللہ من ذالک پس جو خلل معتقدات اسلامیہ مین اور جو فتور بجا آوری
احکام شرعیہ مین ہوتا ہے نتائج و ثمرات رنجش و آزار پیر سے ہے کہ آخر کار خرابی مین ڈالیگا
اور سوای خرابی کے کوئی نتیجہ نہ دیگا چنانچہ اسی محل مین مرزا مظہر جانجانان نقشبندی مجددی
مرحوم اپنے مکتوب مین فرماتے ہین کہ فقیر دوستون کی تقصیر سے ناامید نہین ہوتا ہے مگر دو
چیز سے ایک دنیاداروں کے اختلاط سے اور دوسرے مریدون کی بداعتقادی سے کیونکہ تنہا

مرید جو بانی بیعت کر کے اپنے مرشدون سے بد اعتقاد و نافرمان ہوا خسران دنیا و آخرت مین
مبتلا ہوتے ہین اور عاقبت اپنے خراب کرتے ہین کیونکہ یہ دونو امراض مہلک ہین
اور علاج مین حضرت پیر قدس سرہ اپنے رسالہ مبدا و معاد مین فرماتے ہین کہ حسن
اعتقاد و یکجا و اخلاص ... اور سکی انشد الیہ والکیفیت مرشد مین ثمرات محبت سے اور
نتائج مناسبت سے ہے اسلئے کہ سبب افادہ و استفادہ کا ہے حق تعالے جملہ مریدان و مسترشدان
سلسلہ علیہ ہذا کو لغزش قدم سے بچاوے اور حسن اعتقاد و ناموس محبت پیران طریقت پر
مستقیم رکھے آمین معلوم کرنا چاہیے کہ مثل مشہور ہے کہ بے ادب خدا تک نہین پہونچتا ہے
پس جو تمام مرید لوگ آداب مرشد کے نہین بجالاتے اور شرائط رعایت شرائط مین قاصر ہوتے ہین
پس خدا سے بھی محروم رہتے ہین عیاذاً باللہ پس جب مرید نے رعایت ادب نکیا اور اپنے تئین
قاصر سمجھا اور اپنے قصورات پر منفعل بھی نہین ہوا تو حضرات بزرگان دین کے برکات سے
محروم ہے پس ادراک آداب صحبت و رعایات شرائط اس راہ کے مریدون کو ضروریات سے ہے
تا در افادہ و استفادہ مفتوح ہو وبدونہا لا اتیۃ الی الصحبۃ ولا ثمرۃ الی المجلسۃ
پس ضرور بلکہ واجب ہے کہ طالب و مرید لوگ تعظیم و تکریم و توقیر مرشد کی بحفظ آداب و مراتب کما ینبغی
حد سے زیادہ ملحوظ رکھین کہ وسیلہ نجات ابدی کا اوسی مین منحصر ہے افسوس صد افسوس کہ فی زماننا
مرید لوگ شرائط آداب مرشد سے محض ناواقف ہین اسی وجہ سے فیضان پیران طریقت سے محروم
و ناکام ہو کر ضلالت مین گمراہ رہتے ہین اور مدارج علیا و مقاصد عظمی کو نہین پہونچتے ہین :
پس واسطے آگاہی مریدان و مسترشدان سلسلہ علیہ قادریہ رزاقیہ نظامیہ کے بطریق اختصار
لکھا جاتا ہے کہ آداب شرائط مرشد کی انتہا نہین ہے مرید لوگ سے کہان ادا ہو سکتے ہین جسقدر
کہ بجالاوین کمتر ہے چنانچہ بعض آداب و شرائط ضروریہ حوالہ قلم ہوتے ہین گوش ہوش
صدق و یقین سے سننا چاہیے کہ مرید و طالب صادق اپنے صدق دل سے و حسن اعتقاد سے
روی دل اپنے کو سب طرف دنیا و ما فیہا سے پھیر کر اپنے مرشد کے طرف متوجہ کرے
اور اطاعت و تقلید و پیروی و اتباع مرشد مین اپنے تئین گم کرے کہ بجز تصور و خیال
مرشد کے اور کوئی تصور و خیال نکرے اور مرشد کے موجودگی مین بے اذن مرشد کے

نماز نوافل و اذکار مین مصروف ہو اور مرشد کے حضور مین دوسرے کی جانب التفات نکرے
اور نہ آنکھ یعنی اپنے دل و چشم و گوش وغیرہ کے ساتھ مرشد کیطرف ... رہے
باادب بیٹھے مثل تشہد ہے کہ باادب با انتہا الی ادب فی انتہا حتی کہ کسی ذکر و شغل مین بھی
بجز مرشد مشغول نہو مگر اسوقت کہ جو کچھ مرشد حکم کرے یا اجازت دے اوسکا مضائقہ
نہین اور سوائے نماز فرض و سنت کے کوئی نماز مرشد کے حضور مین ادا نکرے چنانچہ
ایک نقل منقول ہے کہ کسی وقت مین کوئی پادشاہ تھا کہ وزیر اوسکا روبرو اوسکے کھڑا تھا
اتفاقاً وزیر مذکور نے التفات اپنے کپڑے کی طرف کیا اور بند پاریچہ کو درست کرنے لگا ناگاہ
نظر بادشاہ کی وزیر مذکور پر پڑی دیکھا کہ اوسکی نیت کیا ... درستی پاریچہ مین مصروف ہے
بادشاہ نے زبان عتاب سے فرمایا کہ مین جائز نہین رکھتا اور ... کرتا ہون اسبات
کو تو وزیر میرا ہو کر میرے حضور مین بند قبا کی طرف التفات کرے ... پس اوسکو معزول کیا
غور کرنا چاہیے کہ جسوقت وسائل دنیا کے لیے اسقدر آداب دقیقہ درکار ہین پس وسائل وصول
الی اللہ کیواسطے بوجہ اتم و اکمل رعایت ان آداب کی لازم ہوگی مرتبہ طالب کو چاہیے
کہ حتی الامکان ایسی جگہہ مین نہ بیٹھے کہ سایہ مرید کا مرشد کے جامہ پر اور اوسکے سایہ پر
پڑے اور مرشد کی جانماز پر پاؤن نرکھے اور مرشد کی جا ... مین طہارت نکرے اور مرشد کے
ظروف خاص کو اپنے استعمال مین نلاوے اور مرشد کے حضور مین پانی نہ پیوے اور کھانا
نکھاوے اور کسی سے بات نکرے بلکہ کسی سے متوجہ نہو اور مرشد کے غیبت مین اوسکی
نشستگاہ کیطرف پاؤن نپھیلاوے اور لعاب دہن اوسطرف نتھوکے اور جو کچھ مرشد سے
نیک و بد صادر ہو اوسے صواب جانے اگرچہ ظاہر مین صواب نہو اسواسطے کہ مرشد جو کچھ
کرتا ہے الہام سے کرتا ہے اور اذن سے کام کرتا ہے اس تقدیر مین گنجائش اعتراض کی نہین ہے
اور اگر بعضی صورتون مین الہام مرشد مین خطا راہ پاوے تو بھی ملامت و اعتراض مرشد پر
جائز نہین ہے کیونکہ خطائے الہامی خطائے اجتہادی کے رنگ مین ہے اور علاوہ اسکے
جب مرید کو ایک قسم کی محبت اپنے مرشد سے پیدا ہوتی ہے پس نظر محب مین جو کچھ محبوب سے
صادر ہوتا ہے وہ محبوب معلوم ہوتا ہے اسوجہ سے مجال اعتراض کی نہین رہتی ہے از جملہ امور

ہمیشہ جزئیہ مین اقتدا مرشد کی کرے کہانے مین پینے مین سونے مین اور عبادت کرنے مین
تمام کو مرشد کے طور پر ادا کرنا چاہیئے اور نقشہ کو مرشد کے عمل سے اخذ کرنا چاہیئے اور کبھی
اعتراض کو حرکات و سکنات مرشد مین راہ نہ دے اگرچہ وہ اعتراض منشا مین برائی کے
دلانے کے ہی ہو اسواسطے کہ اعتراض مین سوائی حرمان کے کوئی نتیجہ نہین ہے اور طلب
خوارق و کرامات اپنے مرشد سے نکرے اگرچہ وہ طلب بطور خواطر و وسواس کے ہو چنانچہ
مشہور ہے کہ کسی مومن نے کسی پیغمبر سے معجزہ طلب کیا تھا معجزہ طلب کرنے والے لوگ
کفار و اہل انکار ہین اگر کوئی شبہہ دل مین پیدا ہو تو مرید کو چاہیئے کہ اوسکو بلا توقف اپنے
مرشد سے عرض کرے اگر مرشد سے حل نہو تو اوسکو اپنے قصور فہم پر محمول کرے
کسی نقصان کو مرشد کی جانب عائد نکرے اور جو واقعہ ظاہر ہو اوسے مرشد سے پوشیدہ
نرکھے اور تعبیر واقعات کے مرشد سے طلب کرے اور جو تعبیر کہ خود طالب و مرید پر
منکشف ہو اوسکو بھی خدمت مین مرشد کی عرض کرے اور صواب و خطا مرشد سے دریافت
کرے اور اپنے کشف پر اعتماد نکرے کہ حق باطل کے ساتھ ملا ہوا ہے اور صواب خطا کے ساتھ
مختلط اور بے ضرورت اور بلا اجازت مرشد کے مرشد سے جدا نہو کہ خلاف ادب ہے اور
آواز اپنی کو آواز مرشد پر بلند نکرے اور بلند آواز سے مرشد کے حضور مین بات نکرے
کہ کمال بے ادبی ہے مرید کو جو فیض و فتوح کسی اور مشائخ سے پہونچے اوسکو پیر کے واسطے سے
تصور کرے اور اگر مرید خواب مین یا مراقبہ مین یا غفلت مین دیکھے کہ کسیطرح کا فیض کسی
دوسرے شیخ سے پہونچا ہے اوسکو بھی اپنے مرشد سے تصور کرے ھکذا فی کتب
التصوف وعلیہ العمل من السلف الخلف اور جو طالب و مرید چاہے کہ وصول الی الحق حاصل کرے
چاہیئے کہ اوامر و نواہی و محامد و ذمائم سے بوجہ احسن مطلع و آگاہ ہو کر اختیار اوامر و محامد مین
اور ترک نواہی و ذمائم مین مطابق احکام شریعت کے جد و جہد کرے کہ ملکہ و عادت ہو
اب جاننا چاہیئے کہ طالب کو جن امور کا اختیار کرنا ضرور ہے وہ یہہ ہین طہارت و تقوی
و عفت و صدق و قناعت و رحم و لینت قلب و تسویہ ظاہر و باطن و تزکیہ نفس
و جمعیت حواس و زہد و عبادت و حلم و تمیز و قلت طعام و قلت منام و قلت کلام

وقلت صحبت عوام و مطالعہ کتب حقیقت الحقائق و صحبت عرفاء و سخاوت و عفاف و تسلیم
و کثرت ذکر خدای تعالی و عجز و انکسار و صمت و تصفیہ قلب وغیرہ جو قبیل افعال حمیدہ سے
ہوں اور جن امور کا ترک کرنا ضروریات سے ہے وہ یہ ہیں غصہ و طمع و شہوت
و غرور و کبر و بغض و حسد و قساوت و بد اخلاقی و ریاء و حرص و محبت دنیا و صحبت غیر عارف
عوام الناس و کذب و افترا وغیرہ جو قبیل افعال ذمیمہ سے ہوں جبکہ طالب و مرید مالک
اس قسم ترک و اختیار کا ہو کہ منہیات شرعیہ سے زینہار خواب میں بھی مرتکب نہو اور جملہ
محامد سے بالکل بلا اقتضا و ارادہ صادر ہوں کہ ارشادات مرشد پر عامل و ضابط ہو
کہ ہرگز تامل و عدول برخلاف مرشد کے اوس سے راہ نپاوے پس ایسے طالب صادق کو
چاہیئے کہ اپنے تئیں اپنے مرشد کے کلام پر بے اختیار کرے اور جو کچھ مرشد فرماوے اوسکو
گوش دل سے سنکر اوسکی کنہ و حقیقت پر پہونچکر بلا تجاوز و تفاوت سر مو عمل کرے اور بجا
آوری احکام مرشد میں اسقدر مستعد ہو کہ جان و دنیا گوارا کرلے مگر عدول حکمی مرشد کی
زینہار جائز نرکھے اور اعتقاد و اعتماد سخن و کلام مرشد کا اسقدر دل میں متمکن کرے کہ اگر
جمیع فضلاء و علماء محققین عالم جمع ہوکر اوسکے پاس آویں اور جو مسئلہ کہ اوسکے مرشد نے
بیان کیا ہے خلاف اوسکے بدلائل قاطعہ و براہین ساطعہ وہ سب بیان کریں تو وہ مرید طالب
زینہار اوسپر اعتماد نکرے اور یقین جانے کہ یہہ علماء محققین عالم خطا و غلطی پر ہیں حق
وہی ہے کہ جو مرشد نے ارشاد کیا ہے بعد اوسکے مرید و طالب اپنے تئیں جمیع ارادات و خواہشوں
سے خالی کرکے اختیار میں مرشد کے کردے اسطرح سے کہ جو مرشد کی مرضی ہو وہی اوس سے
صادر ہووے جیسا کہ تقلید رقاصہ کی ہے کہ وہ اپنے حرکات و سکنات میں اختیار نہیں رکھتی ہے
بلکہ باختیار اوستاد ہوتی ہے جسطرح اوستاد اوسکو نچاتا ہے اوسطرح وہ ناچتی ہے پس اسیطرح
مرید و طالب کو چاہیئے کہ اپنے نفس کو اختیار میں مرشد کے کردے جو راہ مرشد چلاوے اوسی
راہ پر چلے خود مختار ہونے نکرے جب اس طریق پر کمال کو پہونچے تو چاہیئے کہ تصور میں مرشد کے
مشغول ہو اسیطرح پر کہ صورت مرشد کو بعینہ اپنے دل نیلوفری کے اندر تصور کرے کہ جمیع خال و خط و اعضا
وغیرہ سے شکل مرشد کو اپنے دل میں مثل معائنہ کرے کہ ہمہ وقت پیش نظر رہے کہ صورت دل کی بعینہ صورت مرشد کی

ہوجاتا ہے رسول کا فنا ہو مرشد کا باطن انکا باطن مرشد کا بلکہ اوس سے بھی زیادہ ترقی کرے کہ ہر ایک اعضا اپنے کو
اعضاء مرشد مین محو کرے اسقدر کہ خود نہ ہو جو کچھ رہے سو مرشد رہے هكذا التعليم في السلسلة
القادرية الرزاقية النظامية من المرشدين الكاملين العارفين نور الله مراقدهم [illegible]
طالب صادق کو چاہیئے کہ اپنے اعتقاد کو مرشد سے بہت صحیح رکھے اور وساوس شیطانی سے اپنے
عقیدہ مین لغزش نہ دی اگر خدانخواستہ مرشد سے منحرف ہوا تو بزرگان دین سے بلکہ رسول مقبول
صلعم سے منحرف ہوا اور انحراف رسول مقبول صلعم سے معاذ اللہ عین انحراف خدای تعالے سے ہے پھر سوا
دوزخ کے کہین ٹھکانا نہوگا سمجھا چاہیئے کہ ایمان کیا چیز ہے فقط اعتقاد ہے کسی نے خدای تعالے کو اور رسول خدا صلعم
کو آنکھ سے نہین دیکھا ہے فقط عقیدہ پر ایمان لائے ہین بس ایسا ہی عقیدہ کا درست رکہنا مشائخ کرام و پیران
طریقت سے چاہیے بشرطیکہ موافق شریعت و طریقت کے ہو مریدون اور طالبون کو علی الخصوص
تقلید و اتباع مرشد کے جمیع امور مین و فرمان برداری و خدمتگذاری اسطرح پر کرنا کہ عدول حکمی
مرشد کی بوجہ من الوجوہ جائز نرکہے واجب و لازم ہے جہان تکممکن ہوسکے دریغ و قصور نکرے کہ یہی
وسیلہ نجات و مغفرت کا ہوگا اسواسطے کہ رضامندی و خوشنودی مرشد کی عین رضامندی و خوشنودی
خدا و رسول صلعم کی ہے اور ناخوشی و خلاف مرضی مرشد کی عین ناخوشی و خلاف مرضی خدا و رسول صلعم کی ہے
اور جو کوئی بے ادبی اور گستاخی بحق مرشد مرید و طالب سے صادر ہوگی وہ گستاخی و بے ادبی عین
خدا و رسول صلعم کے ساتھ ہوگی ہرگاہ محبت مرشد کی عین محبت خدا و رسول صلعم کی ہے پس مرید و طالب
کو چاہیئے کہ بدل و جان محبت دلی مرشد سے رکھے اور اپنے جان و مال کو مرشد پر فدا و نثار کرے
اگر اوسکو محبت خدا و رسول صلعم کی درکار ہے اسواسطے کہ مرشد کی محبت سے محبت خدا و رسول صلعم کی
حاصل ہوگی اور جب مرید و طالب اپنے تئین فنا فی الشیخ کرے بعد اسکے توجہ مرشد سے مرتبہ فنا
فی الرسول کا اوسکو حاصل ہوگا بعد اسکے مشرف برسول مقبول صلعم مرتبہ فنا فی اللہ کو پہونچیگا
انشاء اللہ تعالی حضرت ابو العلی قلندر [illegible] رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب [illegible] الوسائط مین فرماتے ہین
کہ آداب مرید کے ساتھ شیخ و مرشد کے اوپر دو قسم کے ہین صوری و معنوی لیکن آداب صوری
نگہداشت شرائط خدمت و رعایت قواعد حرمت لیکن نہ اس مرتبہ پر کہ افراط کو پہونچے
بالتنہا کہ لازم یہود و نصارا ہے جیسا کہ حضرات عزیر نبی اللہ و عیسی روح اللہ علیہما السلام کیواسطے تھا

اور دوسرا اس مرتبہ پر کہ انقیاد پیدا ہو کر تصحیح حقوق مرشد و سلب خدمت و شیفتگی مرشد کی ظاہر ہو سیوم
مرید کو رعایت آداب کے ساتھ مرشد کی بہت ضرور ہے کہ سلامت تقرب با خدا ہے اما آداب خصوصی
کہ رغبت اقسام ہین اول خلوص نیت و پاکی عقیدت ساتھ مرشد کے اور خالی ہونا خیالات
فاسدہ سے اسواسطے کہ مرشد طبیب الہی ہوتا ہے امراض دین کا اور دل مرید کا معالج ہوتا ہے
دویم سننا کلام مرشد کو بطور رغبت و بگوش ہوش یقین و بدل نہ بگوش آب و گل اور
اگر مرید ایسا نکریگا تو اوسکو کچھ فائدہ نہوگا بلکہ وہ خراب ہوگا سیوم کتمان اسرار مرشد چہارم
صبر کرنا فرمودہ مرشد پر اسواسطے کہ صبر مفتاح فرج ہے اور عدول سود کی الفساد ہے پنجم عدم
اعتراض ہے اوپر اقوال و افعال و احوال مرشد کے + کما قال اللہ تعالی لا یسئل عما یفعل وہم
یسئلون چاہیے کہ جو کچھ مرشد فرماوے گا ہے انکار نکرے بلکہ حق جانی ششم دیدہ عیب و زبان
طعن کو کردار مرشد مین بند رکھے اگرچہ کردار مرشد ظاہر مین زشت معلوم ہو لیکن باطن
مین درست ہوگا ہفتم مرید اپنے مرشد کا امتحان نکرے اسواسطے کہ امتحان تصرف ہے اور بندہ
کو کامل مین تصرف نہین ہوتا پس جسوقت طالب صادق کو ثبات اپنے مرشد کامل کی ارادت
پیدا ہو تو چاہیے کہ ملازمت مین مرشد کے حاضر رہے برعایت آداب شیخ و شرائط خدمت بجا لاکر
وبوجہ من الوجوہ خدمتگذاری و فرمانبرداری مرشد مین دریغ و قصور نکرے و نیز آداب
مرید سے ہی کہ جو کچھ مرشد سے سنے اوسکو اپنے دل مین یاد رکھے بلکہ اوسکو واسطے یادداشت کے
لکھ رکھے کہ فراموش نہو کیونکہ حضرت نظام الدین اولیاء علیہ الرحمۃ اپنی مرشد سے نقل کرتے ہین
کہ اونہوں نے فرمایا کہ زہی سعادت اوس مرید کے کہ جو کچھ اپنے مرشد سے سنے اوسکو گوش ہوش
سے سنے اور اوسکو لکھ رکھے کہ بعدد ہر حرف کہ قلم سے نکلیگا ثواب طاعت ہزار سال اوس کے نامہ
اعمال مین ثبت ہوگا اور بعد مرنیکے جگہہ اوسکی علیین مین ہوگی اور بعض مکاتیب حضرت مجدد الف
ثانی علیہ الرحمۃ مین آیا ہے کہ مرشد نائب رسول اللہ صلعم کا ہے متابعت شریعت و حفظ مراتب
مرشد کا بعینہ متابعت خدا اور رسول ہے اور تعظیم نائب کی عین تعظیم منیب کی ہے اور
سلوک طریق بدون متابعت مرشد کے محال ہے پس مرید کو چاہیے کہ اپنے مرشد کو بہتر ظاہر کے
متقی و متشرع ہو لیکن بہتر شیوخ زمانہ سے جانے کیونکہ اصل اس راہ مین صدق ارادہ

بصدق الاعتقاد سے جسقدر مرید صادق الارادہ ہوگا اور یہ یا نیگا کہ مانند پیر مرشد کے دنیا مین
کوئی دوسرا شیخ کامل نہین ہے اوسیقدر اپنے مطلب کو بہت جلد پہونچیگا ورنہ محروم رہیگا اور بعد
مخشر عند اللہ ماخوذ ہوگا مرید کو چاہیے کہ مرشد اوسکا جس کام کو حکم کرے بسر و چشم انصرام اوس کا
لابت و حتی المقدور اوسمین اہمال نکرے ورنہ مردود ہوگا چنانچہ کتاب رشحات مین درحال
خواجہ شمس الدین ذکر کئے گئے کہ وہ مریدان معتبر خواجہ بزرگ سے تھے مذکور ہے کہ ایک روز گھر مین خواجہ
بزرگ کے کوئی شخص مہمان آئے تھے اور اونکو آب روان احتیاج تھا فرمایا کہ جاکر پانی کو دریا سے
لاؤ اونہون نے تعمیل حکم مین قصور کیا اور رستے کو کام فرمایا بعد ایک مدت کے خدمت مین مرشد
کے حاضر ہوئے اور عذر کیا کہ فلان سبب سے تعمیل حکم نہو سکے خواجہ بزرگ نے کہ اونسے ناخوش تھے
فرمایا کہ اے شمس الدین میرے حکم کی تعمیل مین اگر تو گردن اپنی کٹا تا اور خون اپنا دریا مین بہاتا
تو تیرے حق مین بہتر ہوتا اس عذر سے جو تو کر رہا ہے چنانچہ بعد چندے خواجہ شمس الدین کو عارضہ
دماغی عارض ہوا کہ اوسمین جان بحق ہوئے اور اپنے مرشد سے مہجور رہے وعلی ہذا کسی مشائخ نے حضرت
جنید بغدادی قدس سرہ سے پوچھا کہ آپ نے یہ مدارج و معارج کہانسے حاصل کیے آپ نے فرمایا کہ مین
مدت چالیس برس کامل اپنے مرشد حضرت سری سقطی قدس سرہ کے آستانہ پر ایک قدم سے
کھڑا رہا اور کشایش کار اونسے طلب کرتا رہا آخر الامر اونکی برکت و فیضان سے یہ درجات
مجھکو ملے کرامات الاولیاء مین شیخ نظام سے منقول ہے کہ شیخ نور العین فرزند حضرت
شیخ اشرف جہانگیر ایک مرتبہ امراض صعب مین علیل ہوئے کہ اطبا اونکے علاج سے عاجز آئے ایک
طبیب یونانی آیا اور اوسنے ایک روغن واسطے مالش کے اونکے واسطے تجویز کیا کہ اوسمین
پیہ گوشت آدمی کا درکار تھا اوس زمانہ مین حضرت شاہ اشرف جہانگیر روم مین تشریف
رکہتے تھے سب مرید لوگ حیران ہوئے کہ گوشت آدمی کا کیونکر بہم پہونچیگا قاضی محمد مودی کہ مرید
حضرت شاہ کے تھے یہ سنکر چہرا کو گئے اور داہنا ہاتھ اپنا کاٹ کر بائین ہاتھ مین رکھکر پوشیدہ
اوس طبیب یونانی کو دیا کہ روغن مجوزہ طیار کر و چنانچہ بعد استعمال اوس
روغن کے مریض کو تخفیف مرض ہوگئی جب حضرت شاہ اشرف جہانگیر سفر
سے مراجعت کرکے اپنے مکان پر تشریف لائے یہ حکایت سنکر قاضی مذکور کو

اپنے پاس بلاکر سعارف مین کچہہ فرمایا اور اونکے دست بریدہ پر دم کیا فی الفور اونکے دست
بریدہ مین گوشت جمنا شروع ہوا تہوڑی دیر مین دست بریدہ جیسا تہا ویسا سالم و ثابت ہوگیا
پس مرید کو چاہیے کہ سرو ل حکمی و نافرمانی مرشد کے کسیطرح جایز نرکہی اور پسند نکرے بہرحال مطیع
و منقاد مرشد کا بدل و جان رہے واضح ہو کہ مریدی کے کیا معنے ہین اور یہ مریدی کیا چیز ہے مریدی
عبارت ہے بیعت سو جو مطابق شریعت و طریقت کے ہو اور بیعت عبارت ہے توبہ کرنا اللہ تعالی سے
کما قال اللہ تعالی یا ایہا الذین آمنوا توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا اور عہد کرنا ترک مناہی مہ کما قال اللہ تعالی یا ایہا النبی اذا جاءک
المؤمنات یبایعنک علی ان لا یشرکن باللہ شیئا ولا یسرقن ولا یزنین ولا یقتلن اولادہن ولا یاتین ببہتان
یفترینہ بین ایدیہن وارجلہن ولا یعصینک فی معروف فبایعہن واستغفر لہن اللہ ان اللہ غفور رحیم۔
اور بیعت رسول اللہ صلعم کے سلسلہ مین بزرگان دین کہ جسکا سلسلہ رسول خدا صلعم تک صحیح ہو لیس مرشد
کو چاہیے رہنمائی مرید کی طرف راہ خدا و صراط مستقیم کے موافق قرآن و حدیث کے و مطابق شریعت
و طریقت کے اور مرید کو تابعداری اور فرمان برداری مرشد کے بجمیع الوجوہ کہ کسیطرح عدول
حکمی و نافرمانی مرشد کی کسی امر مین صادر نہو واجب ہے بلکہ مضبوطی عقیدہ کی بہت ضرور
ہے کہ بجا آوری احکام مرشد مین بوجہ من الوجوہ دریغ و قصور نکرے اور وسواس
شیطانی سے اپنی عقیدہ کو مرشد سے فاسد نکرے کہ فساد عقیدہ سے ضلالت و فضیحت دنیا و آخرت
متصور ہے خدا محفوظ رکھے فی زماننا مرید لوگ حقیقت و ماہیت مرشد سے خبردار نہین ہین
اسوجہ سے عظمت و منزلت مرشد کی نہین جانتے ہین و براہ انحراف برخلاف مرشد کے
عمل کرتے ہین اسواسطے فیضان مرشد سے محروم رہتے ہین و وصول الی اللہ سے ناکام بلکہ عند اللہ
ماخوذ و عند الناس ملعون ہوتے ہین اور یہ لوگ دنیا دار ہین ان کو طلب خدا ہرگز نہین
ہے محبت دنیا مین اداے رسم کرتے ہین ایسے اشخاص دنیا دار کی بیعت عند اللہ معتبر
و مقبول نہین ہے عاقبت مین مواخذہ اسکا عند اللہ ضرور رہیگا او سوقت سوا ے
تاسف و تحسر کے اور کچہہ ہاتہ نہ آئیگا ؎ غافل بہوش باش اجل عنقریب ہے ؏ مریدون
کو چاہیے کہ اپنی موت کو یاد کرین اور خدا کا خوف کرین اپنے تئین خراب نکرین
اختیار ادا امر او محامد و ترک نواہی و مآثم مین کوشش کرین اور طریقہ پر مرشد کے

جو موافق شریعت وطریقت کے ہو چلیں برگشتگی مرید کی مرشد سے نتیجہ بد دیتی ہی کہ مرید کی دنیا ودین
دونو خراب ہوتی ہین کما قال اللہ تعالی إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ
فَمَن نَّكَثَ فَإِنَّمَا يَنكُثُ عَلَىٰ نَفْسِهِ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا عقلمند کو انجام کار سوچنا ضرور ہے
؎ چہ کاری کند عاقل کہ باز آید پشیمانی ؂ مریدی وبیعت کو دل لگی سمجھنا یا یہہ ٹھٹھا نہین ہے
کہ جیسا اور کھیل کھیلتے ہین یہہ بھی کھیل کھیلا جس کسیکو پایا ہاتھ پکڑ لیا اور جب چاہا چھوڑ دیا
ایسی حرکت بیہودہ کا انجام دیکھنا چاہیے کہ کسقدر خرابی وفضیحتی دنیا وآخرت مین ہوگی کہ سوای دوزخ
کی کہین ٹھکانا نہوگا معاذ اللہ من ذلک ہان اگر کوئی پیر بھی پیر ازراہ نفسانیت وشرارت وخباثت
وجہالت وضلالت اپنی مرید کو شرک وکفر وبدعت وغیرہ ممنوعات شرعیہ برخلاف شریعت وطریقت
تعلیم کری تو مرید اوسکو ہرگز تسلیم نکری بلکہ ایسی پیر کو شیطان سمجھی کہ یہہ شیطان بصورت
انسان راہ خدا سی گمراہ کرتا ہے ایسی شیاطین فساق وفجار مشرکین ومبتدعین کی بیعت جو موجود
شرک وکفر وبدعات وغیرہ ممنوعات شرعیہ مین گمراہ ہین ہرگز جائز نہین اس زمانہ مین اکثر لوگون
نی پیشہ کمائی کا مقرر کر لیا ہی کہ اپنی تئین وضع مشائخ پر صورت بنا کر بطمع دنیا مرید کرتی پھرتی ہین
اور بمکر وفریب سی بندگان خدا کو مرید کر کے ضلالت شیطانیہ مین پھنساتی ہین اور
براہ خدا سی گمراہ کر دیتی ہین اور وہ خدا نا ترس تسخیر عملی سی دام تزویر وتضلیل ایسا کچھ پھیلاتی
ہین کہ عوام اکثر خواص بھی اونکی فریب مین اکر گمراہ ہوتی ہین اور عاقبت اپنی خراب کرتی ہین پس
اخوان الاسلام کو ایسی اشخاص ضالین ومضلین سے گریز وپرہیز لازم ہی اجتناب اگر ناواقفیت مین
اسطرح اتفاق ہو کہ لاعلمی مین کسی شخص نی کسی شخص ضال ومضل کی بیعت کی ومرید ہوا اور بعد
بیعت کی ضلالت وتضلیل اوس پیر شیطان کی مرید پر ظاہر ہوئی تو فی الفور مرید اوس سی فسخ بیعت
کری اور جناب الہی مین توبہ واستغفار کر کی شخص عارف باللہ ومتقی صاحب شریعت وطریقت
کیطرف بلا تامل وتوقف رجوع کرے کیونکہ شیاطین بصورت انسان پردہ مین پیران
طریقت کی بندگان خدا کو گمراہ کرتی ہین اور جاہل لوگ ایسی شیاطین کے دام مکر وفریب
مین پھنستے ہین مثل مشہور ہے کہ ہر جیسی کو تیسا موذیبے کو پیپا جیسا لوگ
برسم دنیا اشخاص خلاف شرع کی گرویدہ ہوتے ہین اور رسوم زمانہ سے ہے نام

بیعت اشخاص ضالین و مضلین کی مرید ہوتے ہین وے بیشک ابدی کردار کہ دنیا مین خوار
پاتی ہین کہ اپنی پیرو نسی بد اعتقاد ہو کر مطعون خلائق ہوتی ہین پہر حیات سے بہی ہین
افسوس صد افسوس ہی کہ اس زمانہ قرب قیامت مین اکثر اشخاص جو براہ خدا اشتہار
و بکار دنیا عقلا ہین باوجود عقل بسیار و فطانت و زکاوت چشم بینا و گوش شنوا کی دیدہ و دانستہ
اپنی شامت اعمال سی اشخاص خلاف شرع کی جو تارک الصلوۃ و مرتکب منہیات شرعیہ
کی صریح ہین بی تامل بیعت کرتی ہین و بتقلید شخص ضال و مضل گمراہ کنندہ رشد الٰہی ہو کر
صم بکم عمی بنتی ہین اور ٹہکانا اپنا دوزخ مین بناتی ہین آنکہہ نہین پردہ غفلت
کی پڑے ہین شیطان نی دل انکا مضبوط پکڑا ہے دوست و دشمن کو نہین پہچانتی ہین
حسن و قبح مین تمیز نہین کرتی ہین شرک و کفر و ضلالت و فضیحت مین گرفتار ہو کر خدا سی
دور ہین ابد الآباد کو دوزخ مول لیتی ہین اسطرحکی بیعت خلاف شرع ہرگز جائز و صحیح
نہین ہی یہہ پیری مریدی حرکت شیطانی ہی بروز حشر میدان محشر مین اسکا
حال معلوم ہوگا غافلو اب بہی بیدار و ہوشیار ہو آنکہہ کہولو خدا سی ڈرو اپنے
دلونمین انصاف کرو کہ جو شخص خود تارک الصلوۃ و مبتدع بدعات سیئہ اور مرتکب
ممنوعات شرعیہ کا ہوگا وہ دوسرونکو راہ خدا کی ہدایت کیا کریگا ایسا شخص تو
خود خدا سی دور ہے پس ایسی اشخاص بیہودہ سی جو امور خلاف عادت صادر ہوتی
ہین کہ جنکو جاہل و احمق لوگ کرامت کہتے ہین یہہ ہرگز کرامت نہین ہی کمال
غلط فہمی گمراہونکی ہی بلکہ اسکو استدراج کہنا چاہئی کہ جیسا فقراء ہنود مثل دڑیان عیسائی
وغیرہم کفار و مشرکین سے ایسی امور خلاف عادت واقع ہوتے ہین پس انکو
بہی اولیاء کہو اور انسی عقیدت رکہو ● خلاف پیمبر کسی رہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید + پس جو کوئی مسلمان برای نام خلاف طریقہ رسول اللہ صلعم
کی و خلاف شرع شریف کی عمل کری وہ ہرگز ولی صاحب کمال نہین یہہ نہایت
غلط کاری گمراہونکی ہے خدا بچاوے کما فی البخاری و المسلم عن علی المرتضی رضی اللہ عنہ
قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا طاعۃ فی معصیۃ اللہ انما الطاعۃ فی المعروف برادران

مسلمانان کو مناسب بلکہ واجب ہے کہ جب خوف توبۃ الٰہی قصد بیعت و ارادہ ہوتا ہے
ہو اور جس کسی شخص کا پرست عارف باللہ کیطرف دل جمع ہو تو پہلے اس
عارف باللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر صحبت پیدا کرے اور اوسکی اوقات
و عادات کو بغور تمام دیکھے اگر عمل و کسب اوسکا مطابق قرآن و حدیث کی معارف
و حقائق میں پاوے تو اپنی عقیدہ کو اوسکی حضور کرے اور خدمت دیکھا آورے
آداب میں اپنی عادت کرے تاکہ دل اوسکا اوسکی طرف مانوس و مالوف ہو اور
عقیدہ اوسکا اوسکی بات کو استطرح پر منضبط ہو کہ پھر لغزش نہو پس
اوس وقت اوس عارف باللہ کی دست حق پرست پر شرف بیعت ہو مضائقہ
نہیں کہ درین صورت امید نیل مرام کی بھی متصور رہی آور فی زماننا جو لوگ بغیر
سوچے سمجھے ہر کسیکے ہاتھ پکڑ لیتا ہیں اور مرید ہوتی ہیں اور پیر اپنا بناتی ہیں اور اوس
پیر کی حقیقت و ماہیت سے خبردار نہیں ہوتے ہیں گویا کہ مثل دیگر رسومات دنیا کی
بلا اعتنا وجہہ رسم بیعت بجا لا کرتی ہیں اور حفظ مراتب اوسکا نہیں جانتے ہیں
اور بعد مرید کے جب وہ پیر ناشخص اپنی حقوق مروجہ ممنوعہ طلب
کرتا ہے اور اوسمیں خیانت فرمائے و دیگر فتوحات مختلفہ معمولی کے مرید کو تنگ کرتا ہے
اور ادائی اوسکی امکان میں غیر ممکن ہے پس یہہ مرید اوس پیر ناشخص سے
بدعقیدہ ہو کر بیعت کو توڑتا ہے اور عقیدہ فاسد کرتا ہے پس ایسی دونوں
پیر و مرید اغوائے شیطانی سے ماوم و ملعون خلائق ہوتی ہیں اور قیامت میں خدا تعالیٰ
کے سامنے جو یہہ کیفیت و حالت ان دونوں بدکردارونکی گذریگے محشر میں بروز
حشر معلوم ہو جائیگے قال اللہ تعالیٰ وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ
عَلَى اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ پس احقر نے محض بتوفیق الٰہی خصوص واسطے
برادران دینی مریدان و مسترشدان سلسلہ عالیہ قادریہ رزاقیہ لطا میہ
شاکرینہ حفاظت تلکبیہ کو بپاس خیر خواہی عقبیٰ کی بلا تعصب و نفسانیت یہہ
نصیحت و ہدایت الٰہی رسالہ بہ راست بدایت سے کم و کاست ختم کر کے واسطے

آخرہ توفیق ارادۃ الطریق کے بجمع خود و اقوال ... ارکان کبرائی میں ... 

اللّٰهمّ اجعلنا وعبيدك المؤمنين الموقنين برسولك محمد المصطفى والمريدين في السلسلة
الحميدية والطريقة اليقينية العلية القادرية الرزاقية النظامية والذين يتعلقون
في هذه السلسلة العلية مستقبلا وثبت اقدامنا واقدامهم على الصراط
المستقيم ونجنا واياهم عن الالتفات الى المعاصي والمناهي وخلصنا واياهم من الابتلاء
بالمفاسد والملاهي وارنا واياهم حقائق الاشياء كما هي بفضلك العميم ووفقنا و
اياهم بالاعمال الصالحة واعطنا واياهم محبتك ومحبة رسولك واجعلنا و
اياهم طريق السلوك اليك واحشرنا واياهم في زمرة عبادك الموحدين المتقين
المفلحين وارزقنا واياهم شفاعة الشافعين وادخلنا واياهم في شفاعة
حبيبك محمد المجتبى شفيع المذنبين خاتم النبيين رحمة للعالمين ٥
سيد الانبياء والمرسلين واسكنا واياهم مع النبيين
والصديقين والشهداء والصالحين في وسط الجنان
يا ذا البهاء والامتنان والحمد لله
على الاتمام والاختتام
والصلوة والسلام
على رسوله محمد
سيد الانام
وعلى آله العظام
واصحابه
الكرام

